بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیض کے تعلق سے بعض اہم فتاوے

از

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

سوال ا: سائل پوچھتا ہے: اگر حائضہ عورت رمضان میں فجر سے پہلے پاک ہو جائے مگر فجر کی نماز (کا وقت داخل ہونے) کے بعد غسل کرے اور پھر نماز پڑھے اور روزہ رکھ لے تو کیا اسے اس دن کے روزے کی قضاء کرنی واجب ہے؟

جواب: اگر حائضہ عورت طلوعِ فجر سے قبل پاک ہو جائے گرچہ ایک منٹ پہلے ہی کیوں نہ ہو اور اسے پاکی کا یقین ہو، تو اگر وہ رمضان میں ہے تو اسے اس دن روزہ رکھنا لازم ہے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔ اس پر اس دن کے روزے کی قضا کرنی لازم نہیں کیونکہ اس نے اس دن پاکی کی حالت میں روزہ رکھا ہے گرچہ طلوعِ فجر کے بعد ہی کیوں نہ غسل کیا ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ کوئی شخص ہم بستری یا احتلام کی وجہ سے جنابت کی حالت میں سحری کرے اور صرف طلوعِ فجر کے بعد ہی غسل کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

اس مناسبت سے میں ایک اور چیز کی طرف نشاندھی کرنا چاہتا ہوں کہ جو عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ اگر انہوں نے اس دن کا روزہ رکھ لیا اور افطار کے بعد ان کی عشا کی نماز پڑھنے سے پہلے اگر انہیں حیض کا خون آگیا تو ان کے اس دن کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے، تو یہ بے بنیاد بات ہے۔ بلکہ اگر ان کو

حیض کاخون غروبِ آفتاب کے بعد گرچہ ایک لمحے کے بعد ہی کیوں نہ ہوآیاہو،ان کے اس دن کا روزہ پورااور صحیح ہے۔

سوال ۲: جس عورت کو نفاس (زچگی کے بعد انے والا خون) آتاہو، اگر وہ چالیس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو کیاوہ روزہ رکھے گی اور نماز پڑھے گی؟

جواب: ہاں، جب بھی وہ اپنے نفاس سے پاک ہو گی چالیس دن پورے ہونے سے پہلے بھی تو اس پر واجب ہے کہ وہ اگر رمضان میں ہے توروزہ رکھے گی اور نماز بھی پڑھے گی۔اس کے شوہر کا اس کے ساتھ ہم بستری کرنا بھی جائز ہو گا کیونکہ وہ پاک ہو چکی ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اسے اب نماز پڑھنے یا روزہ رکھنے یا جماع کو جائز کرنے سے روکتا ہو۔

سوال ۳: اگر کسی عورت کو عادتاً چھ یا سات دن تک حیض آتاہو مگر ایک دو بار یا اس سے زیادہ اس کی حیض کی مدت زیادہ ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی عورت کو عادتاً چھ یا سات دن تک حیض آتاہو پھر یہ مدت بڑھ کر آٹھ، نو، دس یا گیارہ دن ہو جائے تو وہ اپنے حیض کی حالت پر ہی باقی رہے گی (اور اس دوران) وہ نماز نہیں پڑھے گی حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے۔ یہ اس لئے کہ نبی ﷺ نے حیض کی حد کا تعین نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى

ترجمہ: (یہ) آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیئے کہ وہ گندگی ہے (البقرۃ: ۲۲۲)

توجب تک حیض کا خون باقی رہے گا تب تک عورت اپنی اسی حالت پر رہے گی یہاں تک کہ پاک ہو جائے اور غسل کرلے پھر وہ نماز پڑھے گی۔ پھر اگر اگلے مہینے اس سے کم خون آئے تو جب وہ پاک ہو جائے تو وہ غسل کرے گی گرچہ پچھلی بار کی طرح نہ آیا ہو۔اہم بات تو یہ ہے کہ عورت کو جب

تک حیض جاری رہتا ہو تو وہ نماز نہیں پڑھے گی چاہے اس کی حیض کی مدت اس کے پچھلے حیضوں کی طرح ہو یا اس سے زیادہ یا کم اور جب وہ پاک ہو جائے گی تو نماز پڑھے گی۔

سوال ۴: اگر عورت حیض کا خون آنا (اپنے اندر) محسوس تو کرے لیکن سورج غروب ہونے سے پہلے یہ خارج نہ ہو اور نہ ہی حیض کی تکلیف محسوس کرتی ہو تو کیا اس کے اس دن کا روزہ صحیح ہے یا اسے اس دن کی قضاء کرنی واجب ہے؟

جواب: اگر پاک عورت اپنے اندر حیض کا خون جاری ہونا محسوس کرے جبکہ وہ روزے کی حالت میں ہو مگر سورج غروب ہونے کے پہلے خارج نہ ہو یا حیض کی تکلیف محسوس کرے لیکن حیض کا خون صرف غروبِ آفتاب کے بعد ہی خارج ہوا ہو تو اس کے اس دن کا روزہ صحیح ہے اور اگر وہ فرض روزہ ہو تو اسے دہرانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس کا ثواب ختم ہوگا اگر وہ نفلی روزہ تھا۔

سوال ۵: اگر عورت خون دیکھے مگر اسے یقینی طور پر حیض کا خون نہ لگے تو اس کے اس دن کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا روزہ صحیح ہے کیونکہ اصل حیض کا نہ ہونا ہے یہاں تک کہ یہ واضح ہو جائے کہ وہ حیض ہے۔

سوال ٦: اگر عورت ان دنوں میں جس میں اسے عادتاً حیض آتا ہو خون دیکھے مگر اس کے بعد والے دن میں دن بھر اسے خون نظر نہ آئے تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: ظاہراً تو یہ دن جو اس کے حیض کے دنوں کے دوران ہو وہ بھی حیض کے تابع ہیں تو اس میں پاکی کا اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ تو اس بنا پر وہ اپنی حیض کی حالت پر باقی رہے گی اور ہر اس چیز سے رکی رہے گی جس سے حائضہ رکتی ہے۔ بعض اہلِ علم کہتے ہیں: جو ایک دن خون اور ایک دن صاف دیکھے تو جس دن خون دیکھے وہ حیض ہے اور جس دن صاف دیکھے وہ پاکی کی حالت ہے یہاں تک کہ وہ پندرہویں دن تک پہنچ جائے۔ پھر جب وہ پندرہویں دن تک پہنچ جائے تو جو خون اس کے بعد

نظر آئے وہ استحاضہ کا خون ہے۔اور یہی قول امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مذہب میں مشہور ہے۔

سوال ۷: حیض کے آخری دنوں میں طہارت کی حالت سے پہلے اگر عورت خون کے آثار نہ دیکھے تو کیا اس دن روزہ رکھے گی جبکہ اس نے (حیض کے بعد آنے والی) سفیدی نہ دیکھی ہو یا اسے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اگر (یہ) عورت عادتاً حیض کے بعد سفیدی نہ دیکھتی ہو جیسا کہ بعض عورتوں میں ہوتا ہے تو وہ اس دن کا روزہ رکھے گی۔اور اگر وہ عادتاً سفیدی دیکھتی ہو تو وہ روزہ نہ رکھے جب تک کہ وہ سفیدی نہ دیکھ لے۔

سوال ۸: حیض اور نفاس کی حالت میں ضرورت کے تحت جیسے طلبہ اور معلمہ کا دیکھ کر قرآن پڑھنے اور اسے حفظ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حیض یا نفاس کی حالت میں ضرورت کے تحت قرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ معلمہ کا یا پڑھائی کے لئے پڑھنا (یا) جو رات اور دن میں ورد کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔مگر ایسی قرآت اور میری مراد اس قرآت سے ہے جو تلاوت کے اجر و ثواب کے لئے ہو تو بہتر ہے کہ اسے نہ کیا جائے کیونکہ بہت سارے اہل علم یا ان کی اکثریت یہ رائے رکھتے ہیں کہ حائضہ کے لئے قرآن کی قرآت جائز نہیں۔

سوال ۹: لوگوں کے ساتھ (یعنی بغیر ناغہ کئے) روزہ رکھنے کے لئے ایسی دواؤں کا استعمال کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو ماہواری (حیض) کو روکتی ہو؟

جواب: میں اس سے خبردار کرتا ہوں!۔اور یہ اس لئے کہ ان دواؤں کے بہت زیادہ مضر اثرات ہیں جو میرے نزدیک ڈاکٹروں کے ذریعے ثابت ہو چکے ہیں۔اور عورت کو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اس چیز کو آدم (علیہ السلام) کی بیٹیوں کی تقدیر مین لکھ دیا ہے، تو جس چیز کو اللہ عز

وجل نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اس پر قناعت کرو اور روزہ رکھو جب کوئی رکاوٹ نہ ہو اور جب رکاوٹ آجائے تو روزہ چھوڑ دو اس چیز سے راضی رہتے ہوئے جس کو اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے۔

سوال ۱۰: بعض عورتوں کو جب (حیض کا) خون جاری ہوتا ہے تو بیچ میں ایک یا دو دن رک جانے کے بعد پھر سے جاری ہو جاتا ہے۔ تو اس حالت میں (جب بیچ میں خون رک جائے) روزے، نماز اور دیگر عبادات کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو بات بہت سارے اہلِ علم کے یہاں معروف ہے کہ اگر عورت کے حیض کی مدت عادتا معروف ہو تو جب یہ مدت گزر جائے گی تو وہ غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی اور روزے رکھے گی ۔اور جو وہ دو یا تین دنوں کے بعد دیکھتی ہے (اگر وہ اس کی مدتِ حیض کے دوران نہیں ہے) تو وہ حیض نہیں ہے کیونکہ ان علماء کے نزدیک کم سے کم طہر (پاکی) کی مدت تیرہ دن ہے اور بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ جب وہ خون دیکھے گی تو وہ حیض ہے اور جب وہ اس سے پاک ہو جائے گی تو وہ پاک ہے گرچہ دو حیضوں کے بیچ تیرہ دن نہ بھی ہو۔

سوال ۱۱: سوال کرنے والی پوچھتی ہے: جب سے اس پر روزہ فرض ہوا ہے وہ روزہ رکھتی رہی لیکن جن دنوں میں وہ روزہ اپنی ماہواری کی وجہ سے چھوڑ دیتی تھی تو اس نے اس کی قضا بھی نہیں کی۔ اب وہ نہیں جانتی ہے کہ اس نے کتنے دن روزے ترک کئے اور وہ اس معاملے میں راہنمائی طلب کر رہی ہے کہ اب اسے کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: ہمیں اس بات کا افسوس ہوتا ہے کہ مسلمان عورتوں میں ایسی چیزیں ہوتی ہیں، کیونکہ اس طرح چھوڑنا اور میری مراد ان روزوں کی قضا چھوڑنے سے ہے جن (روزوں) کا رکھنا ان پر واجب تھا: (یہ) یا تو انکی جہالت کی وجہ سے یا ان کی سستی کی وجہ سے اور یہ دونوں چیزیں مصیبت ہے۔ جہالت کی دوا علم اور سوال کرنا ہے اور سستی کی دوا اللہ عزوجل کا تقویٰ اختیار کرنا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور اس کے عذاب سے ڈرنا اور جس چیز میں اس کی رضا ہے اس کو کرنے مین

جلدی کرنا۔ تو اس عورت پر واجب ہے کہ جو اس نے کیا ہے اس پر اللہ سے وہ توبہ اور استغفار کرے اور ان دنوں میں جن میں اس نے روزے چھوڑے ہیں اسے اپنی استطاعت بھر گننے کی کوشش کرے اور پھر اس کی قضا کرے۔ اس طرح وہ اپنی ذمہ داری سے بری ہو گی اور ہم اللہ عزو جل سے امید رکھتے ہیں کہ وہ (اس طرح) اس کی توبہ قبول کر لے گا۔

سوال ۱۲: عورت کی شرم گاہ سے نکلنے والا سفید یا زرد رنگ کا مادہ یا رطوبت (گیلا پن) کیا پاک ہے یا نجس؟ اور کیا اس کے خارج ہونے سے وضوء واجب ہو جاتا ہے جبکہ وہ لگاتار جارے رہے؟ اور اگر یہ رک رک کر جاری ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ خاص طور سے بعض عورتیں اسے طبعی چیز سمجھتی ہیں اور اس سے وضوء کا لازم ہونا نہیں سمجھتیں؟

جواب: بحث و تلاش کے بعد مجھ پر تو یہی ظاہر ہوا ہے کہ عورت سے نکلنے والا سائل مادہ اگر مثانہ (پیشاب کے راستے) سے نہیں نکلا بلکہ وہ رحم سے نکلا ہو تو وہ طاہر اور پاک ہے، اگرچہ وہ طاہر تو ہے لیکن اس سے وضوء ٹوٹ جائے گا، کیونکہ ناقض وضوء ہونے کے لیے نجس ہونا شرط نہیں ۔ دیکھیں دبر سے خارج ہونے والی ہوا جس کا کوئی جسم نہیں، لیکن اس کے باوجود وہ وضوء توڑ دیتی ہے۔.

اس بنا پر جب عورت کا سائل مادہ اور رطوبت خارج ہو اور وہ وضوء کی حالت میں ہو تو اس کا وضوء ٹوٹ جاتا ہے، اسے وضوء دوبارہ کرنا ہوگا، لیکن اگر وہ رطوبت مسلسل خارج ہوتی رہتی ہے تو پھر وضوء نہیں ٹوٹتا، لیکن اسے ہر نماز کے لیے وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کرنا ہوگا، اور جس فرض نماز کے وقت میں اس نے وضوء کیا ہے اس وقت میں اسی وضوء کے ساتھ وہ فرض نماز اور نوافل ادا کریگی اور قرآن مجید کی تلاوت بھی اور اس کے علاوہ اس کے لیے جو مباح کام ہیں وہ سرانجام دے جیسا کہ اہل علم نے مسلسل پیشاب آنے کی بیماری میں مبتلا شخص کے متعلق بھی اسی طرح کہا ہے.

طہارت کے اعتبار سے اس سائل مادے کا حکم تو یہ ہے کہ وہ طاہر ہے نہ تو وہ بدن کو نجس کریگا اور نہ ہی لباس کو.

لیکن وضوء کے اعتبار سے اس کا حکم یہ ہے کہ وہ ناقض وضوء ہے لیکن اگر سائل مادہ مسلسل خارج ہوتا رہے تو پھر وضوء نہیں ٹوٹتا لیکن عورت نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل وضوء نہ کرے، اور اسے (شرم گاہ پر کچھ) باندھ کر رکھنا چاہیے۔.

لیکن اگر یہ مادہ کبھی کبھار آتا ہو اور اس کی عادت ہو کہ نماز کے اوقات میں رک جائے تو پھر اسے نماز اس وقت تک مؤخر کر دینی چاہیے حتی کہ مادہ آنا رک جائے، لیکن اگر نماز کا وقت نکلنے کا خدشہ ہو تو پھر کچھ باندھ کر وضوء کر کے نماز ادا کر لے، اور مادہ کم یا زیادہ آنے میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ تھوڑا آئے یا زیادہ وہ سبیلین میں سے ایک سے خارج ہو رہا ہے تو اس طرح اس کا قلیل یا کثیر ہونا ناقض وضوء ہوگا.

لیکن بعض عورتوں کا یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا اس کی میرے علم میں تو کوئی اصل اور دلیل نہیں، صرف ابن حزم رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا، لیکن انہوں نے بھی اس کی کوئی دلیل بیان نہیں کی، اور اگر ان کے پاس کتاب وسنت یا صحابہ کے اقوال میں سے کوئی دلیل ہوتی تو یہ حجت تھی.

عورت کو اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنی طہارت و پاکیزگی کا خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ بغیر طہارت و پاکیزگی کے نماز قبول ہی نہیں ہوتی چاہے سو بار بھی نماز پڑھ لی جائے، بلکہ بعض علماء کرام تو یہ کہتے ہیں کہ:

طہارت کے بغیر بے وضوء نماز ادا کرنے والا شخص کافر ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ اللہ تعالی کے احکام و آیات کے ساتھ استہزاء اور مذاق ہے.

سوال ۱۳: حیض سے ایک دن یا اس سے زیادہ یا کم قبل مٹیالے رنگ کے مادہ کے خارج ہونے کا کیا حکم ہے؟ اور یہ خارج ہونے والا مادہ دھاگہ نما سیاہ یا گہرے رنگ کا بھی ہو سکتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور اگر یہ حیض کے بعد ہو تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر تو یہ مٹیالے رنگ کا مادہ حیض کی ابتدائی علامات میں سے ہو تو یہ حیض ہی ہوگا، اور اس کی پہچان درد تکلیف اور اینٹھن سے ہوگی جو کہ حائضہ کو عادتا ہوتی ہے، اور حیض کے بعد آنے والا مٹیالے رنگ کا پانی اگر آئے تو اسے ختم ہونے کا انتظار کرنا چاہیے، کیونکہ حیض سے متصل

مٹیالے رنگ کا پانی حیض ہی ہے جیسا کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں: لا تعجلن حتى ترين القصة البيضاء

(جلدی نہ کرو حتی کہ تم سفیدی دیکھ لو)

سوال ۱۴: احرام کی حالت میں ایک عورت عمرہ کرنے آئی لیکن مکہ پہنچنے کے بعد اسے حیض آگیا۔ اس کے ساتھ محرم کو فوراً سفر کرنے کی حاجت پیش آگئی اور اس عورت کا مکہ میں کوئی نہیں ہے (جس کے یہاں ٹھہر جائے) تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ اس کے ساتھ سفر کرے گی اور اپنے احرام کی حالت میں رہے گی۔ پھر جب وہ پاک ہو جائے گی تو لوٹے گی اور یہ تب ہے جب وہ مملکتِ (سعودی عرب) میں رہتی ہو کیونکہ اس کا لوٹنا آسان ہے اور اس میں مشقت نہین ہے اور نہ ہی پاسپورٹ وغیرہ کی ضرورت ہے۔ مگر اگر وہ اجنبی ملک سے آنے والی ہے اور اس کے لوٹنے میں مشقت ہے تو وہ (اپنی شرمگاہ پر خون سے بچنے کے لئے) کچھ باندھ لے گی اور طواف اور سعی کر کے عمرہ اسی سفر میں ختم کرے گی کیونکہ اس کا طواف کرنا اس حالت مین ضرورت کی وجہ سے ہوا اور ضرورت روکی گئی چیز کو مباح (جائز) کر دیتی ہے۔

سوال ۱۵: سائلہ پوچھتی ہے کہ: میں نے حج کیا اور اسی دوران مجھے (ماہواری کا خون) حیض آگیا اور شرم کی وجہ سے میں (بغیر کسی کو بتائے) حرم میں داخل بھی ہوگئی اور طواف اور سعی بھی کر لیا۔ تو اب مجھ پر کیا ہے؟ اس بات کا علم رہے کہ یہ نفاس کے بعد ہوا۔

جواب: حیض یا نفاس والی عورت کے لیے نماز کی ادائگی جائز نہیں چاہے وہ مکہ مکرمہ میں ہو یا اپنے ملک میں یا کسی اور جگہ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عورت کے بارے میں فرمان ہے

أليس إذا حاضت لم تصل ولم تصم (البخاري: 298 مسلم: 80)

کیا ایسا نہیں کہ جب وہ حائضہ ہوتی ہے نہ تو وہ نماز کی ادائیگی کرتی ہے اور نہ ہی روزہ رکھتی ہے

اور مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ حیض والی عورت کے لیے نہ تو روزہ رکھنا حلال ہے اور نہ ہی نماز کی ادائگی، اور اس عورت پر جو اس فعل کی مرتکب ہوئی ہے وہ اللہ تعالی سے اپنے کئے پر توبہ واستغفار کرے۔ اور حالت حیض میں کیا ہوا طواف صحیح نہیں، لیکن اس کی سعی صحیح ہے۔

اس لیے کہ راجح قول یہی ہے کہ حج میں سعی کو طواف سے مقدم کرنا جائز ہے، تو اس بنا پر اس عورت پر واجب ہے کہ وہ طواف دوبارہ کرے کیونکہ طواف افاضہ حج کا رکن ہے اور اس وقت تک حلت ثانیہ ہو ہی نہیں سکتی جب تک طواف افاضہ نہ کر لیا جائے۔ تو اس بنا پر یہ عورت اگر شادی شدہ ہے تو طواف کرنے سے قبل اس کا خاوند اس سے مباشرت نہیں کر سکتا، اور اگر غیر شادی شدہ ہے تو طواف کرنے سے قبل یہ نکاح بھی نہیں کر سکتی۔

سوال ۱۶: سائل کہتا ہے کہ میں اور میرے اہلِ خانہ ینبع سے عمرہ کرنے آئے لیکن جدۃ پہنچنے کے بعد میری بیوی حائضہ ہو گئی، تو میں نے اکیلے ہی اپنی بیوی کے بغیر عمرہ کر لیا۔ تو اب میری بیوی کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: تمہاری بیوی کے تعلق سے یہ حکم ہے کہ وہ اپنی احرام کی حالت میں باقی رہے گی یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے اور پھر اپنے عمرے کی قضا کر لے کیونکہ نبی ﷺ نے جب صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا تو فرمایا: کیا وہ ہمیں روک لے گی؟ تو لوگوں نے کہا: انہوں نے تو (طواف) افاضہ کر لیا ہے۔ تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر ہم نکلتے ہیں۔ (بخاری: ۱۶۷۰؛ ابن ماجہ: ۳۰۷۲؛ مسند احمد ۸۲/۶)۔ تو نبی ﷺ کا یہ فرمانا (کیا وہ ہمیں روک لے گی) اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کو اگر طواف افاضہ کے پہلے حیض آجائے تو وہ اپنی احرام کی حالت پر باقی رہے گی حتیٰ کہ پاک ہو جائے پھر وہ طواف کرے گی۔ اسی طرح طوافِ عمرہ میں بھی کرے گی کیونکہ وہ طوافِ افاضہ کی طرح ہے کیونکہ وہ عمرے کا رکن ہے۔ تو اگر عمرہ کرنے والی عورت طوافِ عمرہ سے پہلے حائضہ ہو گئی تو وہ انتظار کرے گی حتیٰ کہ پاک ہو جائے پھر وہ طواف کرے گی۔